خون اور توانائی دینے میں پیش پیش ہے۔ اور ان سب کے مشترکہ مساعی سے یہ بچہ عفریت بن کر ایک ارب مسلمانوں کو دعوتِ مبارزت دے رہا ہے، کیا یہ تمام حوادث، اس کے محرکات اور آئندہ عزائم عالمِ اسلام کو فیصلہ کن اقدامات، منصوبہ بندی اور حقیقی اتحاد اور حتمی فیصلوں پر مجبور نہیں کر سکتے۔؟ اور کیا ایک ارب کی یہ بھیڑ اب کسی منحوس صبح کو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے بارہ میں بھی "اینٹی بی" جیسی شرمناک اور ہولناک خبروں کی منتظر ہے۔؟ (ولا فعل اللہ ذلک) اس ابتلاءِ عظیم میں مکہ اور مدینہ کی عظمتوں کا محافظ، ربِ کائنات اور امتِ محمدیہ کو خلعتِ مجد و شرف سے نوازنے والے خلاق علیم کا معاملہ محمد عربی کے نام لیواؤں سے وہی ہوگا جسے ہم اپنے لئے منتخب کریں گے کہ عروج و زوال کے اصول فطری ہیں اور ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

ہفتہ اقلیت

پچھلے ماہ حکومت نے اقلیتوں کا ہفتہ منایا اور اس شان بان سے کہ گویا پاکستان کوئی سیکولر سٹیٹ ہو نظریاتی مملکت نہ ہو جہاں تک اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہریوں کے حقوق کا تعلق ہے اس کی اہمیت اس سے لگائی جا سکتی ہے کہ اسلام انہیں اقلیت سے نہیں اہل ذمہ سے پکارتا ہے۔ کہ ان کی عزت و آبرو جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کی اہم ذمہ داری ہے۔ لھم مالنا ولا علیھم ما علینا۔ شریعت غرا نے اہل ذمہ کے جزئی سے جزئی حقوق کو بھی متعین کر دیا ہے، اور فقہاء نے انہیں اتنا منقح اور واضح کر دیا ہے کہ کوئی غیر مسلم قوم بھی کسی اقلیتی طبقہ کے ایسے غیر مبہم حقوق پیش نہیں کر سکتی، اس بارہ میں نہ افراط ہے نہ تفریط، فقہ کی کوئی ابتدائی کتاب اٹھا کر بھی یہ سب کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں عملاً عالمِ اسلام میں اقلیتوں کو جو مقام حاصل ہے۔ غیر اسلامی دنیا کا مسلمان اقلیتوں سے شرمناک اور غیر مہذب سلوک سے اس کا موازنہ کر کے تفاوتِ مشرق و مغرب معلوم کی جا سکتی ہے۔ دنیا کی مسلمان اقلیت کی حالت زار مسلمانوں کو پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ: وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا۔

اسلام روشن خیالی رواداری اور مساوات کے پُرفریب نعروں کی آڑ میں اور وقتی سیاسی مقاصد کے حصول کی خاطر عملاً مسلمان اکثریت پر غیر مسلم اقلیت کو مسلط کر دینے کا بھی روادار نہیں نہ وہ اقلیت کو مسلمانوں کے اخلاقی، معاشرتی اور نظریاتی حقوق پامال کرنے کی اجازت دیتا ہے، نہ کلیدی مناصب پر تسلط کا حق نہ وہ جائز حقوق کے علاوہ کسی استحصال اور غضب و نہب کا روادار ہے۔ وہ حقوق کے ساتھ فرائض اور کچھ پابندیوں کا بھی اہل ذمہ کو پابند بنانا چاہتا ہے۔ یہ نہیں کہ غیر مسلم شہری اکثریت کے ایمان و عقیدہ پر علی الاعلان ڈاکہ ڈالتے پھریں۔